تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	**204 Code**
Course Name:	روزمرہ اُردو
Class:	**Matric**
Total Credit Hours	**6**
Total Assignments	**4**

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 4

سوال 1:لوک کہانی کی تعریف کریں اور یہ واضح کریں کہ لوک کہانی عام کہانی سے کن پہلوؤں میں مختلف ہوتی ہے؟(20)

جواب:

لوک کہانی کی تعریف:

لوک کہانی سے مراد وہ کہانیاں ہیں جو نسل در نسل زبانی روایت کے ذریعے عام لوگوں میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ان کہانیوں کے خالق عام طور پر نامعلوم ہوتے ہیں اور یہ عوام کی زبان اور ثقافت کا آئینہ دار ہوتی ہیں۔لوک کہانیوں میں حقیقت کے ساتھ ساتھ تخیل، مبالغہ اور معجزانہ واقعات بھی پائے جاتے ہیں۔یہ کہانیاں کسی خاص علاقے، قبیلے یا قوم کی تہذیب، رسوم، روایات اور معاشرتی اقدار کی عکاسی کرتی ہیں۔

لوک کہانی اور عام کہانی میں بنیادی فرق:

پہلو	لوک کہانی	عام کہانی
مصنف	مصنف نامعلوم ہوتا ہے، یہ عوام کی تخلیق ہوتی ہے	مصنف کا نام معلوم ہوتا ہے
روایت	زبانی روایت پر مبنی، نسل در نسل منتقل ہوتی ہے	تحریری شکل میں محفوظ کی جاتی ہے
موضوع	عام طور پر دیومالائی، معجزانہ اور مبالغہ آمیز واقعات پائے جاتے ہیں	حقیقت پسندانہ اور معقول واقعات ہوتے ہیں
زبان	سادہ، مقامی بولی اور عام فہم زبان استعمال ہوتی ہے	ادبی اور معیاری زبان کا استعمال کیا جاتا ہے
اختتام	اکثر اخلاقی سبق یا معیاری پیغام پر ختم ہوتی ہے	اختتام مختلف ہو سکتا ہے
کردار	کردار عام طور پر مثالی (بہادر، شہزادے، جن، پری) ہوتے ہیں	کردار حقیقی زندگی سے قریب ہوتے ہیں
علاقائی رنگ	مقامی تہذیب، ثقافت اور رسوم کی عکاسی کرتی ہے	علاقائی پابندی نہیں ہوتی

سوال 2:لوک کہانیاں "عمر ماروی" اور "غریب کسان" اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔(20)

جواب:

عمر ماروی (عمر ماروی کی کہانی):

عمر ماروی سندھ کی ایک مشہور لوک کہانی ہے جو وفاداری، محبت اور خودداری کی داستان بیان کرتی ہے۔ماروی ایک خوبصورت اور باوقار لڑکی تھی جو سندھ کے علاقے "ملیر" (موجودہ ضلع تھرپارکر) میں رہتی تھی۔اس کی خوبصورتی کی دھوم تھی۔ عمر نامی ایک طاقتور جاگیر دار نے اسے اغوا کر لیا اور اپنے محل میں قید کر دیا۔عمر نے ماروی کو اپنی بیوی بننے کی پیشکش کی، لیکن ماروی نے اپنے وطن اور اپنی قوم کی محبت کے آگے تمام عیش و آرام کو ٹھوکر مار دی۔وہ اپنے دیس (تھر) کی مٹی اور اپنے لوگوں سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

عمر نے ماروی کو راضی کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی—اسے قیمتی زیورات، عمدہ لباس اور شاہی محل کی سہولتیں دیں، لیکن ماروی نے کسی بھی لالچ میں آنے سے انکار کر دیا۔ وہ رات دن اپنے وطن کی مٹی کی یادیں کرتی رہی۔ آخرکار عمر ماروی کی وفاداری اور استقامت سے متاثر ہوا اور اسے آزاد کر دیا۔ ماروی اپنے وطن واپس آگئی اور اس کی وفاداری کی داستان آج بھی لوک گیتوں اور کہانیوں میں زندہ ہے۔

غریب کسان (کی کہانی):

غریب کسان ایک مشہور لوک کہانی ہے جو محنت، دیانتداری اور قناعت کی اہمیت بتاتی ہے۔ ایک غریب کسان تھا جو اپنی محنت سے اپنا پیٹ پالتا تھا۔ ایک دن اسے اپنے کھیت میں ہل چلاتے ہوئے مٹی کا ایک گھڑا ملا۔ گھڑے کے اندر سے ایک چڑیا نکلی جس نے کسان کو بتایا کہ وہ ایک پری ہے جو اس کی دیانتداری سے خوش ہے۔ پری نے کسان کو تین خواہشیں پوری کرنے کی پیشکش کی۔

کسان نے پہلی خواہش میں اپنی بیوی کے لیے ایک اچھا سا گھر مانگا۔ دوسری خواہش میں اس نے اپنے بچوں کے لیے اچھی تعلیم اور تیسری خواہش میں اپنے لیے اتنی دولت مانگی جو اس کی اور اس کے خاندان کی ضروریات پوری کر سکے۔ پری نے اس کی تمام خواہشیں پوری کیں۔

کسان نے دولت آتے ہی اپنا خرچ بڑھا دیا اور عیش و آرام کی زندگی گزارنے لگا۔ اس کی بیوی بھی متکبر ہو گئی۔ جب پری نے واپس آکر دیکھا تو کسان اور اس کی بیوی بدل چکے تھے—ان کے اندر غرور اور تکبر آ گیا تھا۔ پری نے انہیں سب کچھ واپس لے لیا اور کسان پھر سے غریب ہو گیا۔ اس کہانی کا سبق یہ ہے کہ دولت انسان کو بدل دیتی ہے، اور قناعت اور دیانتداری سب سے بڑی دولت ہے۔

سوال 3: سبق "پاکستان میں شادی کے رسم و رواج" کی روشنی میں نسبت طے ہونے کا مفہوم بیان کریں۔ (20)

جواب:

نسبت طے ہونے کا مفہوم:

پاکستانی معاشرے میں شادی کے رسم و رواج میں "نسبت طے ہونا" ایک انتہائی اہم اور بنیادی مرحلہ ہے۔ نسبت طے ہونے سے مراد لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں کے درمیان شادی کے لیے باقاعدہ رضامندی اور فیصلہ کر لینا ہے۔ یہ وہ موقع ہوتا ہے جب دونوں طرف سے شادی کے لیے حتمی طور پر اتفاق کر لیا جاتا ہے۔

نسبت طے کرنے کا طریقہ کار:

عمومی طور پر نسبت طے کرنے کے لیے لڑکے والے لڑکی والوں کے ہاں پیغام بھیجتے ہیں۔ بعض صورتوں میں لڑکی والے بھی پہل کرتے ہیں۔ خاندان کے بڑے افراد، رشتہ دار اور معروف حضرات اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

نسبت طے ہونے کے مراحل:

1. **پہلی ملاقات اور آشنائی:** دونوں خاندانوں کے افراد ایک دوسرے سے ملتے ہیں، لڑکے اور لڑکی کو دیکھتے ہیں اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔
2. **صلاح و مشورہ:** خاندان کے بڑے افراد اور رشتہ دار باہمی مشورے کے بعد فیصلہ کرتے ہیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

3. **رضامندی:** دونوں طرف سے شادی کے لیے رضامندی ظاہر کی جاتی ہے۔
4. **اعلان:** نسبت طے ہونے کے بعد خاندان کے لوگوں اور قریبی رشتہ داروں کو اس بات سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

نسبت طے ہونے کے بعد:

نسبت طے ہونے کے بعد منگنی کی تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ منگنی میں لڑکے والے لڑکی کو انگوٹھی، چوڑیاں اور دیگر تحائف پیش کرتے ہیں۔ دونوں خاندانوں کے درمیان رسمی طور پر تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد شادی کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اور شادی کی تاریخ طے کی جاتی ہے۔

معاشرتی اہمیت:

پاکستانی معاشرے میں نسبت طے ہونا ایک سماجی اور مذہبی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ دونوں خاندانوں کے درمیان اعتماد اور تعلق کی علامت ہے۔ اس موقع پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے، مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور دعائیں مانگی جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو کامیاب بنائے۔

سوال 4: مندرجہ ذیل نظم کی تشریح کریں اور شاعر کا نام تحریر کریں۔ (20)

نظم:

اس قید کا الٰہی دکھڑا کسے سناؤں
ڈر ہے یہیں قفس میں میں غم سے مر نہ جاؤں
جب سے چمن چھٹا ہے یہ حال ہو گیا ہے
دل غم کو کھا رہا ہے غم دل کو کھا رہا ہے
گانا اسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سننے والے
رکھتے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے
آزاد مجھ کو کر دے او قید کرنے والے
میں بے زباں ہوں قیدی تو چھوڑ کر دعا لے

شاعر کا نام: فیض احمد فیض

تشریح:

یہ نظم فیض احمد فیض کی لکھی ہوئی ہے جو اردو کے انقلابی شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس نظم میں شاعر نے قید اور آزادی کے موضوع پر بڑے خوبصورت انداز میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔

پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ یہ جو قید ہے، اس کا غم میں کسے سناؤں؟ مجھے ڈر ہے کہ اسی قفس (پنجرے) میں قید رہتے ہوئے میں غم سے مر نہ جاؤں۔ "قید" سے مراد جسمانی قید بھی ہو سکتی ہے اور استبداد، جبر اور ماحولیاتی پابندیاں بھی۔ "قفس" (پنجرہ) ماحول کی تنگی اور آزادی کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

دوسرے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جب سے مجھے چمن (باغ، آزادی کی جگہ) سے جدا کیا گیا ہے، میری یہ حالت ہوگئی ہے کہ دل غم کو کھا رہا ہے اور غم دل کو کھا رہا ہے۔ یہ تلازمہ اور تکرار اس کی بے چینی اور شدید تکلیف کو ظاہر کرتی ہے۔

تیسرے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میں اسے گانا سمجھ کر خوش ہوں، خواہ سننے والے (ظالم حکمران) اسے نہیں سنتے۔ وہ لوگوں کے دلوں کی فریاد رکھتے ہوئے یہ صدا (آواز) دے رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا گانا مظلوموں کی آواز ہے۔

چوتھے شعر میں شاعر براہِ راست قید کرنے والے (جابر حکمران) سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے آزاد کر دے۔ میں بے زبان قیدی ہوں، تو چھوڑ کر دعا لے۔ یعنی اگر وہ اسے آزاد کر دے گا تو وہ اس کے لیے دعا کرے گا۔

مجموعی مفہوم: یہ نظم آزادی کی شدید خواہش، جبر کے خلاف مزاحمت اور مظلوموں کی ترجمانی کا شاہکار ہے۔ شاعر نے علامتی زبان میں اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کی عکاسی کی ہے۔

سوال 5: مندرجہ ذیل رسموں کی مختصر مگر بامعنی وضاحت کریں۔

ساچق، منگنی (20)

جواب:

ساچق: (Sachaq)

ساچق ایک قدیم رواج ہے جو خاص طور پر پنجاب، سندھ اور سرحد کے بعض علاقوں میں شادی سے پہلے انجام دیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- **تعریف**: ساچق ایک ایسی تقریب ہے جس میں لڑکے والے لڑکی والوں کے ہاں تحائف بھیجتے ہیں۔ یہ تحائف اکثر مٹھائیاں، کپڑے، زیورات اور دیگر اشیاء پر مشتمل ہوتے ہیں۔
- **مقصد**: اس رسم کا مقصد لڑکی والوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنا، اپنی خوشی کا اظہار کرنا اور نسبت طے ہونے کی خوشی منانا ہوتا ہے۔
- **طریقہ**: ساچق عام طور پر منگنی کے بعد یا شادی سے کچھ دن پہلے بھیجا جاتا ہے۔ یہ لڑکے والوں کی طرف سے بڑی عزت اور توجہ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھار یہ رسم لڑکی والوں کی طرف سے بھی ادا کی جاتی ہے۔
- **ثقافتی اہمیت**: یہ رسم خاندانوں کے درمیان پیار، محبت اور تعلق کو مضبوط کرتی ہے۔ ساچق کے ذریعے لڑکے والے لڑکی والوں کے ساتھ اپنی خوشی اور یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔

منگنی: (Engagement)

منگنی شادی سے پہلے کی ایک اہم اور مقبول رسم ہے جو تقریباً پورے پاکستان میں رائج ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- **تعریف**: منگنی ایک رسمی تقریب ہے جس میں لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں کے درمیان شادی کے لیے باقاعدہ معاہدہ کر لیا جاتا ہے۔ اسے "نسبت باندھنا" یا "راچھی باندھنا" بھی کہا جاتا ہے۔
- **مقصد**: منگنی کا مقصد شادی کے فیصلے کو حتمی شکل دینا، دونوں خاندانوں کے درمیان رسمی تعلق قائم کرنا اور مستقبل میں ہونے والی شادی کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا ہوتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- **طریقہ:**
  - منگنی کی تقریب میں لڑکے والے لڑکی والوں کے ہاں جاتے ہیں۔
  - لڑکی کی انگلی میں انگوٹھی پہنائی جاتی ہے اور بعض روایات میں لڑکے کو بھی انگوٹھی پہنائی جاتی ہے۔
  - اس موقع پر مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور دعائیں مانگی جاتی ہیں۔
  - لڑکے والے لڑکی کو چوڑیاں، زیورات اور کپڑے تحفے میں دیتے ہیں۔
  - رشتہ دار اور دوست احباب اس تقریب میں شرکت کرتے ہیں۔
- **ثقافتی اہمیت:** منگنی پاکستانی معاشرے میں شادی کا پہلا قدم سمجھی جاتی ہے۔ اس کے بعد لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے لیے "منگنی" یا "منگیتر" کہلاتے ہیں۔ اس رسم کے بعد شادی کی باقاعدہ تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اور شادی کی تاریخ طے کی جاتی ہے۔
- **مذہبی حیثیت:** منگنی ایک سماجی رواج ہے، مذہبی طور پر یہ عقدِ نکاح کی جگہ نہیں لیتی۔ منگنی کے بعد بھی لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے لیے غیر محرم رہتے ہیں جب تک نکاح نہ ہو جائے۔

ان دونوں رسومات کا مقصد خاندانوں کے درمیان محبت، یگانگت اور خوشیوں کا تبادلہ ہے۔ یہ پاکستانی معاشرے کی ثقافت کا اہم حصہ ہیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔